روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 25- جنوری 2001ء 29 شوال 1421 ہجری- 25- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 22

سماعت اور بینائی کے لئے دعا

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے- اے اللہ میری سماعت کی حفاظت فرما- اے اللہ میری بینائی کی بھی حفاظت فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں- اے اللہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ میں آتا ہوں- اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں-

(سنن ابی داود کتاب الادب باب مایقول اذااصبح)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن کو چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے- جتنے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے- مومن کو چاہئے کہ استقلال سے کام لے- ہمت نہ ہارے- شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے- آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائے گا- خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے- بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے-

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشاء ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں- مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں تو وہ سمجھتا ہے کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں- یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے- خواب تو چوہڑوں، چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور سچے بھی ہو جاتے ہیں- ایسی چیز پر فخر کرنا لعنت ہے- فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئیں ہیں اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے؟ کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جاویں تو وہ بچ جائے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کی تپش اور بھی بڑھے گی- ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو تب تک یہ خوابیں کچھ شئے نہیں- انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو- اس کی عملی حالت خود اس پر گواہی دے- خدا تعالیٰ کی برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے-

ہر ایک بات میں شیطان ایک موقعہ نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے- چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں- یہ ایک ابتلاء ہے جو ان پر وارد ہوا- اور اس کی ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث النفس شروع ہوا- چراغ دین، الٰہی بخش، فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہیں جن کا قدم اسی راہ پر ہے-

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹا لیں- قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہو گا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں- الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے- کوئی انسانی عمل نہیں- خدا تعالیٰ کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 421)

دعا کی برکت سے مقدمہ قتل سے رہائی

حضرت مولوی نظام الدین صاحب آف جوڑا قصور (والد ماجد حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مجاہد انگلستان) کا شمار حضرت مسیح موعود کے بزرگ رفقاء میں سے ہوتا ہے آپ کا نام فہرست مبایعین مطبوعہ الحکم 31 مارچ 1900ء کے صفحہ 7 کالم 2 میں درج ہے- آپ تحریر فرماتے ہیں-

"جب میں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی- تو اس وقت مجھ پر ایک قتل کا مقدمہ تھا- اور سیشن کے سپرد ہو گیا تھا- میں حضرت خلیفہ اول کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پاس دعا کے لئے گیا- حضرت مسیح موعود نے دعا کی پھر تیسرے دن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ اجازت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود کے پاس گیا- اور کہا کہ میں جاتا ہوں حضور میرے لئے دعا فرما دیں- آپ نے فرمایا-

جاؤ- میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے- آپ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور چھوٹ جائیں گے- اور فرمایا کہ مقدمہ کی ضرور کوشش کریں-

میں نے کہا کہ میں کیا کوشش کروں- کوشش کیا کر سکتی ہے- آپ دعا فرما دیں- تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے- کہ آپ دعا کریں- کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہوتی ہے- پھر قادیان سے اپنے گاؤں جوڑہ آیا- یہ بات آکر لوگوں کو سنادی..... مجھے اطمینان ہو گیا- کہ حضرت مسیح موعود نے بھی دعا کی ہوئی ہے- اس واسطے مجھے اب رہائی ہو جائے گی- لیکن ساتھ ہی حالات مقدمہ کو دیکھ کر دل میں بہت سی گھبراہٹ بھی پیدا ہوتی تھی- کیونکہ تمام گواہوں نے یہی گواہی دی تھی کہ چوہدری نظام الدین نے ہی قتل کرایا ہے- اور یہی لوگوں کو اکساتے ہیں- اصل بانی مبانی یہی ہے- (حالانکہ یہ بالکل غلط تھا- اس وقت میں وہاں موجود ہی نہ تھا) یہاں تک کہ بی- جی اتریز بیرسٹر تھا وہ کہتا تھا- کہ آپ کسی طرح نہیں بچ سکتے- دوسروں میں سے شائد کوئی بچ جائے تو بچ جائے- یہ بات میں نے عام لوگوں کو سنائی- تو

باقی صفحہ 8 پر

1982ء تا 2008ء

یہ عظیم دور ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی تاریخ دہرائی جارہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 11 مارچ 1994ء میں فرمایا:

ہم ہی ہیں وہ آخرین کے دور میں پیدا ہونے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود سے یہ برکتیں پائیں۔ ہم ہی ہیں (۔) جن کو آخر میں ہونے کے باوجود اولین سے ملایا گیا تھا اور ہم وہ خوش نصیب ہیں جو سو سال کے بعد پیدا کئے گئے ہیں۔ اس زمانے میں پیدا کئے گئے ہیں جب مسیح موعود کی سو سالہ تاریخ اول سے آخر تک دہرائی جارہی ہے وہ ساری برکتیں اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرما رہا ہے۔

میں نے اپنی خلافت کے بعد پہلے خطاب میں جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ یاد رکھو یہ غیر معمولی دن ہیں جن میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ بیاسی (1882ء) میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے حضرت مسیح موعود کو اور بیاسی (1982ء) ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم فرمایا۔ اس خلافت کے بعد سے وہ ساری تاریخ بیاسی سے لے کر آخر تک دہرائی جارہی ہے اور دہرائی جائے گی۔ وہ ساری برکتیں جو مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنی شروع کی تھیں یہ اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب اس میں شریک ہیں' میں نہیں' آپ سب۔ وہ ساری جماعت جس کو خدا نے آغاز سے لے کر آخر تک کے لئے ان برکتوں کو دیکھنے کے لئے چن لیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو کتنی برکتیں دیکھیں گے۔ مگر دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ ہم میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بیاسی (1982ء) سے لے کر آخر تک کم از کم 2008ء تک زندہ رہ کر اللہ کے فضلوں کے گواہ بنتے رہیں۔ اور یہ وہ مبارک عظیم دور ہے۔ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا شکر کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو میں کہہ رہا ہوں جس کے نشے میں ہم چل رہے ہیں اور یہی وہ جادو ہے جو حقیقت بن کر دنیا کی تقدیر بدلے گا۔ آپ پر اس جادو کا نشہ طاری ہے تو یاد رکھیں کہ پھر اس سے دنیا میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اس روح کے ساتھ آپ ترقی کی اس راہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دشمن تکلیفیں پہنچاتا ہے پہنچاتا رہے' فضلوں کی راہ نہیں روک سکتا' نہیں روک سکتا' نہیں روک سکے گا۔ جو چاہے کرلے۔ لیکن آپ وفا کے ساتھ اس راہ پر قدم رکھتے رہیں' اس سے قدم ہٹائیں نہیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن ہمارے لئے اور برکتیں لے کر آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔ یہ عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ پس خدا کے شکر کے گیت گاتے ہوئے اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ' کوئی نہیں جو تمہاری راہ روک سکے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29۔ دسمبر 2000ء)

غزل

فیض میں آفتاب لگتا ہے
حسن میں ماہتاب لگتا ہے

خُلق میں الکتاب لگتا ہے
آپ اپنا جواب لگتا ہے

جس بھی پہلو سے دیکھئے اس کو
پور پور انتخاب لگتا ہے

بات میں رنگ اور خوشبو ہے
لہجہ بالکل گلاب لگتا ہے

روز دیکھے ہیں خواب ملنے کے
جب سے دیکھا ہے خواب لگتا ہے

مجھ سے آخر خفا وہ کیوں ہوگا
بے وجہ اضطراب لگتا ہے

ہر قدم پل صراط ہے گویا
روز روز حساب لگتا ہے

اس قدر تلخ تو نہیں دنیا
ذائقہ ہی خراب لگتا ہے

اتنے دیکھے ہیں جھوٹ کے چہرے
اب سمندر سراب لگتا ہے

پڑھتی رہتی ہوں ہر جگہ ہر وقت
چہرہ چہرہ کتاب لگتا ہے

طاقِ نسیاں پہ دھر دیئے کیا دن
اب پرانا نصاب لگتا ہے

امۃ الباری ناصر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

مکرم کمال یوسف صاحب

قسط دوم آخر

فیرو آئی لینڈ (Faroe Islands) میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دعوت الی اللہ

خلافت رابعہ کے عہد سعید میں بحراوقیانوس شمالی میں نیا محاذ

مکرمی مبین الحق صاحب کے ایک غیراز جماعت دوست مکرمی ارشد صاحب جو لمبا عرصہ وہاں رہ چکے تھے انہوں نے بیت الذکر تشریف لاکر ہمیں بہت مفید معلومات دیں۔ مکرم عبدالسلام میڈسن نے بھی اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ وقف عارضی کے لئے بعض دوستوں کو تحریک کی گئی مگر رخصت حاصل کرنے میں دقت آڑے آرہی تھی۔ سب سے پہلے مکرمی محمد جمیل صاحب کو رخصت ملی اور پھر ایک روز کے بعد کمال احمد کروگ سیکرٹری دعوت الی اللہ کو بھی بڑی تگ و دو کے بعد رخصت مل گئی۔ دونوں نے ہی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر دیا۔ دونوں میں سے ایک ہی جانا تھا اس لئے مکرم امیر صاحب نے کمال احمد کروگ کو اس سعادت کے لئے منتخب فرمایا۔ (مکرمی و محترمی کرنل طالب حسین شاہ صاحب نائب امیر ڈنمارک حال برمنگھم کی بھی بڑی خواہش تھی کہ وہ اس میں شامل ہوں مگر وہ اس وقت برطانیہ جا چکے تھے)۔ دورہ کی تیاری میں مذکورہ بالا احباب کے علاوہ بھی جن احباب جماعت نے ہمیں اپنی دعاؤں میں خدا کے حضور یاد رکھا ہم ان سب کے ممنون ہیں۔

بندرگاہ پر آمد

ہمارا وفد 5/جون 2000ء بروز سوموار صبح چھ بجے فیرو آئی لینڈ کی بندرگاہ تھورش ہاؤن پہنچا۔ اس روز عیسائیوں کے مذہبی تہوار کی وجہ سے دوپہر کے بارہ بجے کے بعد عام تعطیل تھی۔ اس لئے ہمیں اس روز جو کچھ بھی کرنا تھا بارہ بجے سے پہلے پہلے ہی کرنا تھا۔ اپنی رہائش گاہ کی رہنمائی کے لئے انفارمیشن کے مرکزی دفتر سے رابطہ کیا تو انہوں نے معذرت کر دی کہ انہیں اس ایڈریس کا علم نہیں۔ شہر کے نقشہ میں یہ سڑک موجود نہیں۔ شہر سے باہر کوئی غیر معروف علاقہ میں کوئی جگہ ہوگی۔ پولیس کے دفتر گئے مگر وہ بند تھا۔ چند اور مقامی دوستوں سے پوچھا سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کچرا اٹھانے والے ٹرک ڈرائیور جو پوتڑوں کا واقف ہوتا ہے اس سے پوچھا اس نے ایک محلہ کا نام لیا اور چل دیا۔ اس محلہ کی تلاش میں ہم شہر سے باہر نکل گئے۔ پھر لوٹے اور از سرنو تلاش شروع کی۔ بالآخر ایک موٹر سوار ملے جنہوں نے پہلے تو حسب معمول لاعلمی کا اظہار کیا پھر گھر تک پہنچا کے آئے۔ یہ مقام شہر کے معروف علاقہ میں تھا اور بلدیہ کے نقشہ میں بھی تھا۔ اس چھوٹے سے شہر میں جس سے بھی راستہ کے لئے راہنمائی کے لئے کہا یہی تجربہ دہرایا گیا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک دفعہ پرائم منسٹر سے ملاقات کے لئے وقت لیا اور اس اندیشہ سے کہ خود راستہ تلاش کیا تو تاخیر ہو جائے گی احتیاطاً پہلی دفعہ اور آخری دفعہ ٹیکسی طلب کی۔ ٹیکسی نے ایک عمارت کے سامنے لا کھڑا کیا اور کہا کہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ اندر داخل ہوئے تو کوئی اور آفس نکلا۔ وہی ٹیکسی ابھی باہر ہی کھڑی تھی اسے سمجھایا کہ بھئی ہمیں پارلیمنٹ ہاؤس جانا ہے تم غلط جگہ کیوں لے گئے۔ چنانچہ وہ ہمیں ایک اور جگہ لے گئی اور کہا کہ یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ اس عمارت کے اندر گئے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی کوئی اور آفس ہے۔ اس دفعہ احتیاطاً ٹیکسی کو کہہ گئے تھے کہ ہمارا انتظار کرنا۔ شاید یہ جگہ بھی غلط ہو اس لئے باہر نکلے تو ٹیکسی ابھی کھڑی تھی۔ اسے پھر سمجھایا کہ ہمیں پارلیمنٹ ہاؤس جانا ہے اگر تمہیں خود علم نہیں تو ان لوگوں سے یا اپنے مرکز فون پر پوچھ لو۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ وہ ہمیں ایک عمارت کے سامنے یہ کہہ کر چھوڑ گئی کہ یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے اور ہم نے بھی اعتبار کر لیا۔ اندر داخل ہوئے تو علم ہوا کہ اب کے بھی یہ غلط تھا۔ بہرحال اب ہم پیدل ہو لئے۔ یہ بھی ایک لطیفہ ہی رہا۔ معروف جگہوں کی راہنمائی کے لئے وہ لوگ کچھ ایسے ویسے ہی رہے۔

میئر سے ملاقات

قیام گاہ کی تلاش کے بعد ہم ٹاؤن ہال گئے وہاں سے بلدیہ کے چوراہے پر کتب کے سٹال کی اجازت لینی تھی خدا کے فضل سے یہ مرحلہ جلد ہی طے ہو گیا۔ وہاں سے ہمیں پروانہ مل گیا۔ اس کے میئر سے ملاقات کا وقت لینا تھا۔ کچھ انتظار کے بعد میئر سے ملاقات ہو گئی۔ میئر Leivur Hansen یہاں کی سب سے مقبول شخصیت ہیں۔ انفارمیشن بیورو نے بلدیہ کا تعارف کا جو پمفلٹ دیا تھا اس میں میئر کے پیغام اور ان کی تصویر کو نمایاں جگہ دی گئی تھی۔ انہیں ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی گئی جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اس کے بعد ہم شہر کے جدید ترین اور سب سے بڑے زیر تعمیر S.M.S شاپنگ سنٹر کے ڈائریکٹر سے ملنے گئے تاکہ وہاں بھی نمائش کتب کا سٹال لگایا جاسکے۔ ڈائریکٹر Hans Mortensen نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا مگر ان کی خواہش اور کوشش کے باوجود زیر تعمیر عمارت کی تعمیری مشکلات کے پیش نظر اجازت نہ مل سکی۔ انہیں ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی کتاب Absolute Justice بطور ہدیہ پیش کی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ یہاں سے فارغ ہو کر شہر کے سب سے بڑے دارالمطالعہ Lands Bibliotek میں گئے۔ یہاں ایک تو کتب کی نمائش کے لئے جگہ نہیں تھی نیز بڑی جدوجہد کے باوجود جلسہ عام کے لئے ہمیں کوئی ہال نہیں مل رہا تھا اور جلسہ ہونے میں اب صرف تین دن رہ گئے تھے۔ اس کا بھی ہمیں دارالمطالعہ سے ہی پوچھنا رہ گیا تھا۔ خدا کے فضل سے دارالمطالعہ کے مدیر اعلیٰ نے نمائش کتب کے لئے ایک بڑا ہال دے دیا اور جلسہ عام کے لئے بھی بغیر کرایہ کے جگہ دے دی۔ جلسہ کا وقت شام آٹھ بجے سے دس بجے تک تجویز ہوا تھا جس وقت دارالمطالعہ بند ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ہمیں دارالمطالعہ کی چابیاں دے دیں کہ رات کو خود ہی بند کر کے صبح بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔ یہ سب کام ہمیں ظہر کے بارہ بجے سے پہلے کرنے تھے سو الحمدللہ ہمارے آج کے سب کام مکمل ہو گئے۔ اب ہم اپنی قیام گاہ کو لوٹے۔ جس گھر میں قیام تھا اس کا رہن بڑے قرینہ کا تھا اور معیار خدمت بھی بڑے ڈھنگ کا تھا۔ فجر اور مغرب و عشاء کی نمازیں یہاں باجماعت اور ظہر و عصر کی دارالمطالعہ میں پڑھی گئیں۔

بک سٹال

6/جون بروز منگل خاکسار نے دارالمطالعہ میں سلسلہ کے لٹریچر کی نمائش کی اور مکرم کمال احمد کروگ صاحب نے سربازار سٹال لگایا۔ لائبریری کے سٹاف میں سے ایک دوست Rene A.Long نمائش ہال میں تشریف لائے۔ کتب ملاحظہ کیں اور پھر خود ہی کہنے لگے کہ آج کل ہمیں ریویو آف ریلیجنز نہیں مل رہا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سے ہمیں خوشگوار تعجب بھی ہوا کہ اس دور دراز علاقہ میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور فکر بھی کہ ریویو اگر انہیں مل رہا تھا تو بند کیوں ہو گیا۔ انہوں نے ریویو کے مضامین پر بھی بڑا اچھا تبصرہ کیا۔ (ہمارے قیام کے دوران ہی آخری روز انہوں نے بتایا کہ انہیں تازہ ریویو مل گیا) ہے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا کے نام پر جو ظلم روا رکھا جا رہا ہے اس سے بھی وہ بخوبی باخبر تھے۔ سب کچھ انہوں نے خود ہی بیان کیا۔ دارالمطالعہ کے مذہبی سیکشن کا ملاحظہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ہمارا ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور مرزا غلام احمد قادیانی مؤلفہ مکرمی سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کا انگریزی ترجمہ مطالعہ کے لئے بکثرت مستعار لیا گیا ہے۔

انٹرویو

سٹال کے دوران ہی فون پر یا خود جا کر پریس، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے رابطہ کرنا تھا۔ یہاں صرف دو اخبار ہی روزنامے ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے فے روز کی متحدہ قومی پارٹی کے سب سے بڑے روزنامہ Dimmalaetting جو دس ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے سے رابطہ کیا۔ اس اخبار کے پریس رپورٹر Ingi Samuelsen نے ہمارا تفصیلی انٹرویو لیا اور پھر چھ جون کی اشاعت میں صفحہ 13 پر چار کالم کے جلی عنوان "فیرو آئی لینڈز میں احمدیت سے انٹرویو شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن کے دو مربی ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ دنیا میں

دین کی اشاعت کا بیڑا اس زمانہ کے امام مہدی اور مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد نے اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب دین کی پرامن تعلیم بغیر کسی ظلم کے تمام دنیا پر غالب آئے گی تو انسانیت سکھ کا سانس لے سکے گی۔ اس اخبار کی 7 اور 8 جون کی اشاعت میں لگاتار دو یوم اپنے جلسہ عالم کی دعوت کا اشتہار دیا۔ ہمیں چونکہ کسی سے تعارف نہ تھا اس لئے یہ اشتہار ہی ہمارا پہلا اعلان اور انٹرویو ہمارا پہلا تعارف تھا۔

ریڈیو۔ٹی وی

اس کے بعد ریڈیو اور ٹی وی سے رابطہ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے رابطہ میں زبان کی ایک معمولی سی لغزش دیر تک مزاحم رہی۔ فیروز آئی لینڈز میں ڈینش زبان کی تعلیم لازمی ہے اور فے روز کی اپنی زبان بھی شمالی یورپ کی زبانوں سے گونہ مشابہت رکھتی ہے اس لئے ٹیلی فون ڈائریکٹری میں انہی الفاظ میں جو سکینڈے نیویا میں مستعمل ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے فون نمبر وغیرہ تلاش کرتے رہے اور وہاں سراسر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا لفظ ہی موجود نہیں تھا۔ بعد کوشش بسیار معلوم ہوا کہ یہاں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے دو مقامی لفظ UT.UARP ریڈیو اور SJON.UARP ٹیلی ویژن کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ خیران ناموں سے ان کی تلاش کے لئے نکلے حسب معمول سخت وقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر ریڈیو سٹیشن کی جدید ترین خوبصورت عمارت پہنچ کر نیوز رپورٹر سے ملاقات ہوئی تو ہمیں اس وقت ایک خوشگوار تعجب کا سامنا کرنا پڑا کہ جب انہوں نے بتایا کہ ہمارے یہاں آنے سے پہلے ہی ہمارے آنے اور ہمارے جلسہ عام کی خبر ان کی ریڈیو نشریات سے بار بار نشر ہو چکی ہے۔ اس کے بعد ہمارا جہاں سے بھی گزر ہوا وہاں کے لوگ ہم سے مانوس تھے اور بار بار از خود اس کا ذکر کرتے تھے۔

ٹریننگ کالج

سات جون کی صبح ہم ٹیچر ٹریننگ کالج گئے جو یہاں کا سب سے بڑا کالج ہے۔ کالج کے پرنسپل Pauli Neilsen نے کالج کے گیٹ سے باہر آ کر ہمارا استقبال کیا اور پھر سٹاف روم میں جا کر بین الاقوامی مذاہب کی پروفیسر Karen Breiner petersen سے تعارف کروایا۔ پروفیسر صاحبہ کے والد بنارس (بھارت) میں عیسائی پادری ہیں اور وہ اٹھارہ سال بنارس میں رہی ہیں۔ ان کی بیٹی ایک ترکی مسلمان سے منسوب ہیں اور موصوفہ مشرق اور مغرب کے نوجوانوں کے مسائل سے خوب باخبر ہیں۔ انہوں نے ہمیں اپنا دارالمطالعہ دکھایا جس میں تمام مذاہب کی کتب موجود تھیں۔ ڈینش ترجمہ قرآن کریم بھی موجود تھا۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ ڈینش ترجمہ قرآن مجید میں فہرست مضامین نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو مضامین تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اس وقت جو طالبہ اسلام پر مقالہ لکھ رہی تھی اس کا تعارف کروایا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصنیف Islam's Responce to contemporary Issues ہدیۃً پیش کی گئی۔

یونیورسٹی

اسی روز دوپہر کے وقت فے روز کی واحد یونیورسٹی کے پرنسپل کی سیکرٹری Annika Joensen سے ملاقات کی۔ ہیومین رائٹس ان کا خاص موضوع تھا۔ انہیں اسلام اینڈ ہیومین رائٹس، ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کتب ہدیۃً پیش کیں۔ انہوں نے یونیورسٹی کا تعارف کروایا اور یونیورسٹی کے ہر شعبہ کے اپنے اپنے دارالمطالعہ کو دکھایا۔ یونیورسٹی کا قیام تو 1965ء میں ہوا تھا۔ اس میں تعلیم کا آغاز 1971ء میں ہوا۔ اس وقت فے روز کی لسانیات. تاریخ اور سوشل سائنس. سائنس اور ٹیکنالوجی کی تین فیکلٹیز ہیں۔ ایم اے تک تعلیم دی جاتی ہے اور ڈاکٹریٹ کے لئے ڈنمارک جانا ہوتا ہے۔ اسلام پر چند کتب تھیں مگر ہمارا کوئی لٹریچر نہیں تھا۔ کالج یونیورسٹی اور بلدیہ کے دارالمطالعہ کے علاوہ ایک اور چھوٹا دارالمطالعہ تھا۔ اب سب جگہوں پر جا کر ان کی اجازت سے پوسٹرز لگائے گئے۔ شہر کی خوبصورت ترین اور جدید ترین مقامی تہذیب وثقافت کے مرکز Nordic House میں جا کر بھی پوسٹر لگایا۔

لٹریچر

شہر کے مشہور کتب فروش سے جا کر ملے. جماعت کے لٹریچر کی فروخت کے سلسلہ میں بات کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے قیام کے دوران ہی ترجمہ قرآن مجید کے مطالبات آئے ہیں۔ آپ ہمیں اپنے لٹریچر کی فہرست بھجوادیں۔ ہم غور کر کے آپ سے رابطہ کریں گے۔ ایک محلہ کا انتخاب کر کے گھر گھر مقامی زبان کا دو ورقہ لیٹر بکس میں ڈالا گیا۔ شام ابھی بھیگی نہیں تھی اور موسم سہانا تھا۔ فرصت کے اس ایک لمحہ سے لطف اندوز ہونے کے لئے بندرگاہ سے 25 کلومیٹر جنوب کی طرف مریم بتول کے نام سے موسوم قدیم ترین کیتھیڈرل جو کھر کوبوڑ (Kirkubour) چھوٹے سے ساحل سمندر پر واقعہ قصبہ میں ہے دیکھنے گئے۔ اسی کیتھیڈرل میں ملکہ ڈنمارک نے ایک ہزار سالہ جشن عیسائیت کی عبادت میں شرکت کرنی تھی۔ اس مرکزی گرجا کے ساتھ 1772ء کے برفانی طوفان سے تباہ شدہ مرکزی گرجا سنت مگنوس (Magnus) کے نام سے مشہور ہے اس کے آثار وباقیات بھی موجود ہیں۔ راستہ کے ایک طرف سرسبز وادیاں ہیں جہاں بھیڑ اور مقامی خچریں محو خرام ہیں اور دوسری طرف نیلگوں سمندر کے خوبصورت ساحل کے ساتھ ساتھ مچھیروں کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت مکانات ہیں جن کی چاردیواری پر گھانس کی خوبصورت سرسبز چھتیں ہیں۔ شام کا ایک دلکش لمحہ تھا۔ سبحان اللہ۔

انٹرویو

8/جون بروز جمعرات ہمارے قیام کا آخری دن تھا۔ یہ دن بھی بھرپور اور ثمر آور ثابت ہوا۔ صبح اپنے سٹال پر جانے سے قبل یہاں کے دوسرے بڑے روزنامہ Sosialurin کے رپورٹر Eirikur Indenskov نے ہمارا ایک تفصیلی انٹرویو لیا اور اپنی 9/جون کی اشاعت میں صفحہ 6 پر چار کالم کے جلی عنوان "فے روز کو احمدیت کی دعوت" سے شائع کیا۔ جس میں جماعت کے تعارف کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی مبارک تصویر بھی شائع کی۔ الحمدللہ

ہم نے پارلیمنٹ کے سپیکر کو ڈینش ترجمہ قرآن مجید کے بطور ہدیہ پیش کرنے کی جو دعوت دی تھی اس کے جواب میں ہمیں کوپن ہیگن میں ہی سپیکر صاحب کا خط مل گیا تھا کہ وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ پھر ہم نے پرائم منسٹر سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے مشیروں سے مشورہ کر کے صبح دس بجے سے پانچ منٹ پہلے ہاں یا نہ میں بتا سکوں گا کیونکہ دس بجے پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو جائے گا اور میں پھر فارغ نہیں ہونگا۔ دس بجنے سے پانچ منٹ پہلے ان کے سیکرٹری نے بتایا کہ فیرو آئی لینڈ کی پارلیمنٹ کی یہ روایت نہیں کہ وہ کسی سے تحفہ وصول کریں۔

بطریق اعظم

8/جون کی دوپہر ٹھیک دو بجے فے روز کے ریاستی کینسہ کے بطریق اعظم سے ان کے بشپ ہاؤس میں ملاقات کی۔ بشپ Hans Jakob Joensen عرصہ چار سال بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن کے پہلو میں جو چرچ رہا ہے اس میں بطور پادری کام کرتے رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ انہیں پہلے سے ہی جماعت کا تعارف ہو۔ ہماری ملاقات سے اگلے روز ڈنمارک سے ملکہ اور ملکہ کے ساتھ غالباً ڈنمارک کے آرچ بشپ اور اس کے مذہبی مشیر اور ایسے ہی فیرو آئی لینڈ کے تمام پادریوں کے ساتھ بشپ کی ملاقاتیں تھیں اور اس کے انتظامات میں وہ سخت مصروف تھے۔ مگر اس کے باوجود نہ صرف یہ کہ انہوں نے ملاقات کے لئے وقت دیا بلکہ اصرار کیا کہ ہم ان کے ساتھ چائے پیئیں۔ ہماری نصف گھنٹہ تک بشپ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے انہیں ڈینش ترجمہ قرآن مجید، اسلامی اصول کی فلاسفی اور مذہب کے نام پر خون کتب تحفۃً پیش کیں۔ بشپ صاحب نے وعدہ کیا کہ ان کتب کو بشپ کی لائبریری میں رکھوں گا۔ گو اس وقت تک بجز چند رسالوں کے کوئی کتب نہیں ہیں مگر جب وہ یہ عہدہ چھوڑ کر رخصت ہونگے تو یہ کتب لائبریری میں محفوظ ہونگی۔ اس سے بعد میں آنے والے بھی استفادہ کر سکیں گے۔

فے روز کے قومی ٹیلی ویژن کی رپورٹر Kartin Petersen سے ظہر سے پہلے ایک گھنٹہ تفصیلی ملاقات میں مکرم کمال احمد کروگ صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ساڑھے چار بجے دارالمطالعہ میں اپنے کیمرہ مین کے ساتھ آ کر نمائش کتب کی فلم کشی کریں گی۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ تشریف لائیں اور ہمارے لٹریچر کی نمائش کی فلم کشی کے علاوہ ہم دونوں سے علیحدہ علیحدہ پندرہ پندرہ منٹ کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ ہمیں بتایا کہ جس روز ایک ہزاری جشن عیسائیت تھا اس روز ہمارا پروگرام بھی قومی ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

جلسہ عام

8/جون کی رات کو آٹھ بجے سے دس بجے تک ہمارا جلسہ عام تھا۔ جلسہ عام سے تھوڑی دیر پہلے Vestmanna کے علاقے سے ایک مقامی عورت نے دارالمطالعہ فون کیا کہ اس کے خاوند جو کینیا کے مسلمان ہیں اور وہ خود ہمارے جلسہ میں شرکت کی خواہش رکھتے تھے مگر ان کو رخصت نہیں مل سکی۔ انہوں نے مزید معلومات کے لئے اپنا فون اور ایڈریس دیا۔ یہ ہمارا پہلا مثبت رابطہ ہوا۔

آٹھ بجے کی بجائے دس منٹ کی تاخیر سے اجلاس کا آغاز سورہ فاتحہ کی تلاوت سے کیا گیا۔ ہمارے علاوہ کل 9 حاضرین تھے جو حالات کے مطابق معقول حاضری تھی۔ ہر طبقہ کا ایک ایک تعلیم یافتہ نمائندہ تھا۔ رات ساڑھے دس بجے تک سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ چلتا رہا اور سامعین بہت متاثر ہوئے۔

اس جلسہ کے موقعہ پر اور اس کے علاوہ بھی ہر موقع پر مکرم کمال احمد صاحب کروگ سے یہی سوال بار بار پوچھا جاتا رہا کہ آپ یہاں کس غرض اور مقصد سے آئے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20۔ اکتوبر 2000ء)

□□□□□□□□□

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی

محترم میجر محمد اسلم منہاس صاحب کا ذکر خیر

محترمہ ممتاز اسلم صاحب

پہلے میں اپنے خاندان کا تعارف کروادوں۔ قادیان کی مبارک بستی میں ہمارا گھر ہوا کرتا تھا چوہدری محمد اسماعیل صاحب میرے والد صاحب محکمہ انہار میں ملازم تھے ہفتہ کی شام کو گھر آیا کرتے تھے۔ والد صاحب چھٹی کا دن بچوں کے ساتھ گزار کر اتوار کی شام کو امرتسر اپنی ڈیوٹی پر چلے جایا کرتے تھے۔ خاکسارہ اپنے بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹی تھی میری والدہ صاحبہ نے اپنے بچوں کے علاوہ محلہ کے بہت سارے بچوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ اور ماں جی کے نام سے پورے محلہ میں مشہور تھیں اور ہمارے والد صاحب میاں جی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ والد صاحب کی جب ریٹائرمنٹ ہوئی تو حضرت مصلح موعود نے والد صاحب کو بطور مینیجر منورہ آباد اسٹیٹ سندھ بھجوادیا میری شادی کے کچھ عرصہ بعد محترمہ والدہ صاحبہ بھی اباجان کے پاس منورہ آباد اسٹیٹ سندھ تشریف لے گئیں چند سال بعد حضور نے ملتان بھجوادیا اور وہیں پر کچھ عرصہ بعد 16 اکتوبر 1949ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال فرماگئیں۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ آپ کو جنت نصیب کرے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کی خواہش کے مطابق 1936ء میں دینیات کلاسز کا جو تین سال کے لئے اجراء ہوا تو مڈل کے بعد میں نے اس میں داخلہ لے لیا 1938ء میں تعلیم سے فارغ ہوئی تو 15 نومبر 1939ء میں میری شادی ہوگئی اسلامیہ پارک لاہور میں عاجزہ کے سسرال کا گھر تھا۔ میرے سسر چوہدری محمد فاضل صاحب منہاس چک نمبر 431 بھوانہ محکمہ مال میں ملازم تھے۔ دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی تھی۔ چنانچہ میرے شوہر میجر محمد اسلم منہاس کو سوڈان اور مصر وغیرہ جانے کا حکم آگیا میجر صاحب تو اللہ کا نام لے کر عازم سوڈان ہوئے تو عاجزہ نے باقاعدہ طور پر نماز تہجد۔ صدقات عاجزانہ دعائیں اور حضرت مصلح موعود کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ شروع کردیا الحمدللہ پورے تین سال بعد خداتعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور میرے شوہر کی واپسی کے آرڈر جاری ہوگئے مغل پورہ تبادلہ ہوگیا چند میل کا فاصلہ آنا جانا ہر وقت لگا رہتا۔

وہ چند سال جو ہم سب نے اکٹھے گزارے وہ اکثر و بیشتر اب بھی مجھے یاد آتے ہیں تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ میری ساس محترمہ نہایت زندہ دل نیک فطرت اور بڑے رکھ رکھاؤ کی مالک تھیں۔ چلتی پھرتی فرشتہ سیرت انسان تھیں میرے سسر باذوق پرخلوص دیندار متقی اور مہذب آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں قابل احترام ہستیوں کی مغفرت فرمائے اور انکے درجات اپنے قرب خاص میں بلند سے بلند کرتا چلا جائے آمین۔ ان کو جدا ہوئے ایک عرصہ دراز گزر گیا ہے لیکن ان دونوں کی پیار بھری باتیں شفقت اور پیار سے گزرے ہوئے دن اب بھی اسی طرح یاد ہیں اور بے اختیار ان دونوں قابل احترام اور محسن ہستیوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔

اتنے ذکر کے بعد میں اصل موضوع کی طرف آتی ہوں ایسا ذکر خیر جو اکسٹھ سالہ زندگی پر محیط ہے۔ خاکسارہ نے اپنے شوہر میجر محمد اسلم منہاس کے ساتھ ایک طویل عرصہ زندگی کا گزارہ ہے لیکن سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کہاں سے ان کی طویل خوبیوں کی فہرست کو شروع کروں۔ بڑے محسن۔ احترام و پیار کرنے والے تھے کبھی مجھے اکیلا کہیں نہ جانے دیتے ہمیشہ یہی کوشش ہوتی کہ دونوں ایک ساتھ چلیں اور جلد گھر واپس آ جائیں ایسے زندہ دل انسان تھے کہ خود خوش رہتے اور دوسروں کو بھی حتی الامکان خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہر ایک سے حسن سلوک غرباء سے ہمدردی عدل و احسان۔ جھوٹ اور منافقت سے سخت نفرت ظاہر و باطن آئینہ کی طرح صاف و شفاف۔ متوکل مزاج۔ خدمت خلق کا بے لوث جذبہ۔ مسکراتا ہوا پرخلوص چہرہ ہلکے پھلکے مزاج سے لبریز باتیں مرنجان مرنج نہ کسی کو تکلیف پہنچانا اور نہ تکلیف دہ اور رنجیدہ بات میں پڑنا۔ یہ ان کا طرز زندگی تھا کبھی کوئی تکبر کی بات ان کے منہ سے نہ نکلی اور نہ سنی گئی خداوند تعالیٰ نے ہر نعمت سے نوازا ہوا تھا کم لوگ خوشحالی میں عاجزی۔ انکساری اور شکرگزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میجر صاحب مرحوم میں یہ تمام خوبیاں وافر مقدار میں موجود تھیں۔

بچوں کی تربیت کے مسئلے میں بڑی جانفشانی کا مظاہرہ کیا جس بچے کی صبح تلاوت کرنے کی اونچی آواز نہ ہوتی پوچھتے فلاں بچے کی آواز نہیں آئی۔ اللہ نے گاڑی کی توفیق عطا فرمائی تو بچوں کو اس میں خود سکول چھوڑتے اور واپس لاتے اور اگر محلے کے بچے راستے میں کھڑے نظر آجاتے تو ان کو بھی گاڑی میں بٹھا کر ان کے گھر چھوڑ کر آتے۔ فوج میں ملازمت کے باعث آنا جانا لگا رہتا تھا جہاں بھی ہم رہے آنے جانے والوں کا استقبال اور الوداع۔ چائے یا کھانے کی دعوت کا خاص خیال رکھتے۔ حلقہ کے احباب کی افطاری کرواتے جس میں غیر از جماعت کو بھی مدعو کرتے اہم بات یہ ہے کہ محلے میں غیر از جماعت کی مسجد میں بھی افطاری کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا۔ جب کسی وجہ سے یہ پارٹی ذرا لیٹ ہو جاتی تو باقاعدہ یہ بات سننے کو آتی کہ میجر صاحب کے گھر سے افطاری نہیں آئی۔ پھر عید کے دن کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے محلہ کے ہر گھر میں سویاں بھجوانے کے لئے یاددہانی کرواتے اور لوگ جن سے میل ملاپ زیادہ ہوتا وہ منتظر ہوتے تھے کہ ابھی میجر صاحب کے گھر سے سویاں آئیں گی۔

اللہ نے خاکسارہ کو بھی ہمت دی کہ میں نے انکی ہر ضرورت اور پسند ناپسند کا خیال رکھا ان کی ہر نیک خواہش کا میں نے خیال رکھا احترام کرتے ہوئے اسے پورا کرنے کی کوشش کرتی تاکہ اس طریقے سے دعوت الی اللہ کا کام بھی ہوجائے اور مجازی خدا کی خواہش بھی مکمل ہوجائے اور خواہش کا احترام بھی ہوجائے۔ کہا کرتے تھے کہ کتنی باوفا بیوی اللہ نے مجھے عطا کی ہے۔ خاندان اور باہر ہر جگہ مثالی جوڑے کے نام سے ہم موسوم تھے مجھے تحفے دیتے اور ہمیشہ حضور اکرمؐ کی حدیث سناتے کہ تحفہ دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اسی طرح اپنے والدین بہن بھائیوں عزیزوں اور ملنے والے لوگوں کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ 1946ء میں جب جنگ عظیم سے واپس وطن آئے تو اپنے والد صاحب کو ان کی ملازمت سے فارغ کرواکر ان کی ساری ذمہ داری خود سنبھال لی۔ اور انکی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ حتیٰ کہ اپنی بیوہ پھوپھی کو بھی اس زمانہ میں 20 روپے ماہانہ دیتے رہے۔ اپنے مرحوم والدین کا چندہ تحریک جدید اور وقف جدید بھی ادا کرتے رہے 2000ء میں بھی مرحومین کے چندہ جات اپنے ہاتھ سے دیئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ جو نیک کام وہ اپنی زندگی میں کرتے رہے وہی کام کرنے کی مجھے بھی اللہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

پھر سلسلہ کی خدمت میں لجنہ۔ ناصرات۔ اطفال و خدام اور انصار غرض ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک رہتا۔ مرحوم میجر صاحب نے تقریباً 33 سال صدر حلقہ سبزہ زار راولپنڈی کی حیثیت سے بڑی جانفشانی خوش اسلوبی سے ایثار اور قربانی کی مثالیں قائم کرتے ہوئے احسن طریقے سے کام کیا اور اتنا عرصہ ہی ہمارا گھر نماز سینٹر بنا رہا جہاں پر مغرب کی نماز کے ساتھ ساتھ بلاناغہ درس قران کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔ اب بھی اس عمل کو جاری و ساری رکھنے کے لئے میں نے صدر حلقہ کو استدعا کی ہے۔

مرحوم خوش اخلاق۔ خوش گفتاری اور تندہی سے ہر کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے تھے جماعت کے ساتھ گہری وابستگی تھی نہ صرف مردوں کی حاضری کو اجلاس وغیرہ میں سو فیصد کرتے بلکہ لجنات کی حاضری کو بھی کئی چکر گاڑی کے لگا کر پورا کرنے کی فکر رہتی اور ہمہ وقت تیار رہتے کیونکہ خاکسارہ بھی حلقہ سبزہ زار راولپنڈی کی تقریباً 40 سال صدر حلقہ رہی اتنے ایثار اور قربانی کا بے لوث مظاہرہ کرتے گویا خدائی طاقت انکی مدد و معاون ہو۔ جماعت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار اس طرح بھی کیا غالباً 1999ء کی بات ہے کہ تحریک جدید کے ٹارگٹ میں مبلغ دس ہزار روپے کی کمی ہو رہی تھی اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے صرف ایک دن باقی تھا۔ سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے میجر صاحب کو دعا اور کوشش کی استدعا کی تو مغرب کی نماز کے بعد میجر صاحب مرحوم نے انہیں فون پر مطلع کیا کہ میں اپنی کوشش میں تو ناکام رہا لیکن دعاؤں کے سلسلے میں مجھے ایک تحریک ہوئی کہ میرے پاس ایک پرائز بانڈ دس ہزار روپے کا پڑا ہوا ہے میں وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ سیکرٹری صاحب اسی وقت آئے اور شکریہ کے ساتھ پرائز بانڈ لے گئے اور اپنے ٹارگٹ پورا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

میجر صاحب مرحوم کی وفات کے بعد وہی سیکرٹری صاحب مع دو اور سیکرٹریان کے اظہار افسوس کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے ان کی اور خوبیوں کے علاوہ اس خوبی کا بھی ذکر کیا۔

اسی طرح میجر صاحب مجھے اور تمام اولاد کو سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہنے ہر قربانی کے لئے تیار رہنے اور مسلسل دعائیں کرتے رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور خلیفہ وقت کے ساتھ گہری عقیدت اور محبت تھی۔

اپنی چھوٹی بیٹی عکس ماہ اور اس کے دو یتیم بچے جنکی عمریں اس وقت 3 اور 5 سال کے قریب ہونگی کی پرورش بڑی لگن سے کی ان کو اعلیٰ تعلیم دلوائی ان کی زندگی میں ایک نواسہ تو کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہوا اور دوسرا نواسہ میڈیکل کے فائنل میں ہے الحمدللہ کہ اس طرح بچوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں دیکھ اور سن گئے لیکن آہ افسوس اور صد افسوس کہ سفر آخرت پر روانہ ہوتے ہوئے مجھے علم بھی نہ ہونے دیا کہ میں جارہا ہوں رات گیارہ بجے تک ٹھیک صبح میں 4 بجے اٹھی تو وہ ہمیشہ کے لئے مجھ سے جدا ہوچکے تھے۔

اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتی ہوں کہ اے میرے مولیٰ اگر مجھ سے کوئی خطا انجانے میں ہو گئی ہو تو تو مجھے معاف فرما پھر سوچتی ہوں کہ انہوں نے کیونکہ اپنی زندگی میں کسی کو کوئی تکلیف نہ دی اس لئے خداتعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے سارے کام کردیئے لیکن ذمہ داریاں اور فکر تو ساتھ ساتھ چلتے ہی رہتے ہیں۔ خداوندتعالیٰ کے حضور فریاد کناں ہوں کہ جن کاموں کی انہیں فکر تھی وہ سب اپنے فضل سے پورے کرے اور جو دعائیں وہ اپنی زندگی میں کرتے رہے وہ سب اللہ

باقی صفحہ 8 پر

الفضل میگزین

تحریر و ترتیب: فخر الحق شمس

نمبر 40

خدا پر بھروسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے لئے دعا بھی نہیں کرتے' کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا(۔) ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دعا کرو' تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا(۔) وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 444)

محلوں میں صفائی رکھنا کوئی مشکل بات نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اگر خدام تھوڑی بہت توجہ صفائی کی طرف رکھیں اور محلوں میں رہنے والے دوسرے لوگ بھی خدام سے تعاون کریں تو یہ بات بہت آسان ہو جاتی ہے۔ اس بات کو دل سے نکال دینا چاہئے کہ جب تک محلہ کے تمام خدام کسی کام میں شریک نہیں ہوتے اس وقت تک کسی کام کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کام کا موقعہ آئے گا۔ مخلص اور دیانتدار خدام ہی آگے آئیں گے اور وہی شوق سے اسے سرانجام دیں گے اور جو اخلاص اور دیانتداری سے کام کرنا نہیں چاہتا اس کے لئے سو بہانے ہیں۔

(بحوالہ ورزش کے زینے ص 31)

حلم اور صبر

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک بدوی آیا اور حضورؐ سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ اور اس بارہ میں اس نے بڑی بدتمیزی کی اور کہنے لگا اگر آپ میرا قرض ادا نہیں کریں گے تو میں آپ کو بہت تنگ کروں گا۔ صحابہ نے اس کو منع کیا اور کہا تو جانتا نہیں کس سے کلام کر رہا ہے اس نے کہا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔

حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا تم نے مستحق کا ساتھ کیوں نہیں دیا۔ پھر آپؐ نے حضرت خولہ بنت قیس کو پیغام بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کھجوریں ہیں تو اس کا قرض ادا کر دو۔ جب ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں ادا کر دیں گے۔

حضرت خولہؓ نے بڑی خوشی سے اس اعرابی کا قرض ادا کیا اور اسے کھانا بھی کھلایا۔

اس شخص نے حضورؐ کے پاس آکر کہا آپؐ نے پوری ادائیگی کی اللہ آپ کو پورا اجر دے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الصدقات باب لصاحب الحق سلطان)

دوسری روایات میں ہے کہ پہلے وہ شخص کافر تھا مگر آپ کے اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ جیسا صابر اور کوئی نہیں دیکھا۔

(انجاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ ص 177 از عبدالغنی دہلوی۔ مطبع علیمی دہلی)

پاکستان کے شہروں کے موسم سرما کا سو سالہ ریکارڈ

محکمہ موسمیات سے پاکستان کے مختلف شہروں کے بارے میں موسم کے حوالے سے ایک سو سال کے ریکارڈ کے مطابق جنوری کے مہینے میں لاہور میں سب سے زیادہ سردی 23 جنوری 1910ء اور 17 جنوری 1935ء کو پڑی' تب یہاں کم سے کم درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر کر منفی 2 سینٹی گریڈ رہا' جبکہ لاہور میں 2 جنوری 1905ء میں درجہ حرارت منفی ایک سینٹی گریڈ بھی رہا۔ 23 جنوری 1952ء میں لاہور میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا' اس روز ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ جنوری نہیں بلکہ اپریل کا مہینہ ہے۔ لوگوں نے ہلکے کپڑے پہنے' ملتان کا شمار ملک کے گرم ترین علاقوں میں ہوتا ہے لیکن 11 جنوری 67ء کو یہاں کم سے کم درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کم ہو کر منفی 3.9 سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ مری میں سب سے زیادہ سردی 12 جنوری 1945ء کو پڑی تب یہاں کا درجہ حرارت منفی 11 سینٹی گریڈ رہا جبکہ 20 جنوری 1952ء کو مری میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 سینٹی گریڈ رہا۔ سیالکوٹ میں کم سے کم درجہ حرارت 23 جنوری 1910ء کو منفی 2 سینٹی گریڈ رہا' جبکہ 16 جنوری 1965ء کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26.1 سینٹی گریڈ رہا۔ پشاور میں سب سے زیادہ سردی 7 جنوری 1970ء کو پڑی تب یہاں کا کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.9 سینٹی گریڈ تک گر گیا' جبکہ 24 جنوری 1990ء میں یہاں کا درجہ حرارت 26.5 سینٹی گریڈ تک بڑھ گیا۔ بہاولپور میں 31 جنوری 1929ء کو سرد ترین دن تھا جب یہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی چار سینٹی گریڈ رہا جبکہ 25 جنوری 1932ء کو زیادہ سے زیادہ 31 سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ اسلام آباد میں 2 جنوری 1955ء کو کم سے کم درجہ حرارت منفی 4 سینٹی گریڈ رہا۔ جبکہ 15 جنوری 1995ء کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26.1 سینٹی گریڈ رہا۔ کراچی میں آج تک درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے نہیں آسکا' 21 جنوری 1934ء کو یہاں سب سے زیادہ سردی ریکارڈ کی گئی تب یہاں کا کم سے کم درجہ حرارت صفر سینٹی گریڈ رہا' جبکہ 16 جنوری 1965ء کو کراچی میں موسم اتنا گرم ہو گیا کہ لگتا تھا کہ یہ جنوری نہیں بلکہ مئی کا مہینہ ہے۔ تب یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32.5 سینٹی گریڈ رہا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 10 جنوری 2001ء)

آزادی انمول ہے

قائداعظم نے فرمایا:

آزادی انمول ہے اس کی قیمت نہیں لگائی جا سکتی اور اس کے حصول کے لئے ہر قربانی ہیچ ہے۔ اس حقیقت کو اپنے دماغ میں جگہ دیجئے اور اپنی تربیت اس طرح کیجئے کہ آپ اس وقت زندگی کی کشمکش کا مردانگی' شجاعت' اعتماد اور جرأت سے مقابلہ کر سکیں جب آپ کے کاندھوں پر ذمہ داری آپڑے۔ اتحاد' یقین اور تنظیم کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔

(مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام پیغام 23 مئی 1945ء)

دستگیری مری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں' جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

میں تجھے عالم اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالم بالا تیرا

وہ اندھیروں سے بھی درانہ گزر جاتے ہیں
جن کے ماتھے پہ چمکتا ہے ستارہ تیرا

(احمد ندیم قاسمی)

دیوار چین

یہ دیوار' چین کے شمالی حصے میں اس غرض سے بنوائی گئی تھی کہ شمالی جانب کے وحشی قبائل یعنی تاتاریوں کے حملوں سے چینی رعایا محفوظ رہے۔ دور تعمیر (228-210 ق-م) دیوار چین ایک سرے سے دوسرے سرے تک 1400 میل لمبی ہے۔ پہاڑوں' دریاؤں اور میدانوں میں یکساں چلی جا رہی ہے۔ ہر 100 گز کے فاصلے پر [illegible] جوں کے ذریعے سے مستحکم کر دیا گیا ہے۔ دیوار کی دونوں طرفوں میں نیچے سے اوپر تک اینٹیں یا پتھر لگے ہوئے ہیں' بیچ میں مٹی بھر دی گئی ہے۔ اس کی بلندی 20 فٹ سے کم نہ ہو گی۔ چوڑائی تقریباً 13 فٹ ہے اور اوپر ایسی سڑک بنی ہوئی ہے کہ گاڑی یا گھوڑا سرپٹ دوڑایا جائے تو کہیں رکنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ یہ دیوار دنیائے قدیم کا عجوبہ مانی جاتی تھی۔ یہ دنیا کا واحد عجوبہ ہے جو چاند کی سطح سے نظر آتا ہے۔

جہازوں کی مطلوبہ رفتار

(Escape Velocity)

یہ خلائی اصطلاح ہے اس سے مراد ایسی مطلوبہ رفتار ہے جو ایک خلائی جہاز یا مصنوعی سیارہ کو کسی فلکی جسم سے آزاد ہونے کے لئے 25 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار اشد ضروری ہے۔ دیگر سیاروں کی رفتار فرار یہ ہے:

1- مشتری 37 میل فی سیکنڈ 134314.5 فی گھنٹہ
2- زہرہ [illegible] میل فی سیکنڈ 22908.5 میل فی گھنٹہ
3- مریخ 3.1 میل فی سیکنڈ 11386.0 میل فی گھنٹہ
4- عطارد اڑھائی میل فی سیکنڈ 9272.5 میل فی گھنٹہ
5- چاند ڈیڑھ میل فی سیکنڈ 5318.0 میل فی گھنٹہ

(اردو جامع انسائیکلو پیڈیا)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا

محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ جگر کی بیماری کی وجہ سے علیل ہیں۔ آج کل شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم مبارک احمد صاحب شاہد کارکن نظامت جائیداد لکھتے ہیں۔

مکرم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپریشن کے بعد ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ دفتر وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار محمد اشرف خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل رہی ہیں۔ اگرچہ اب گھر آ گئی ہیں لیکن ابھی تک صحت میں کوئی حوصلہ افزا تبدیلی نظر نہیں آ رہی۔ احباب جماعت سے درمندانہ درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب حلقہ دارالفتوح ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ امتہ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع راجن پور معدہ میں خرابی کی وجہ سے عرصہ دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں بالخصوص بھوک کا فقدان ہے۔ جس کے سبب کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆

ولادت

مکرم محمد مقبول صاحب کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13 جنوری 2001ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالحیٔ عطا فرمایا ہے۔

نومولود حضرت میاں علی محمد صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) آف لکھانوالی ضلع سیالکوٹ کا پڑپوتا اور منظور احمد سعید صاحب (کالج والے) دارالصدر غربی کا پوتا ہے۔ اور مکرم محمد ناصر احمد صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر وفاقی پبلک سروس کمیشن) آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور باسعادت بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ منزہ اقبال صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب صدر حلقہ چک لالہ راولپنڈی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم چوہدری خالد مسعود صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب مرحوم آف گجرات شہر مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے مورخہ 12- جنوری 2001ء ایوان توحید راولپنڈی میں کیا۔ بچی مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب احمدی مرحوم آف کپورتھلہ کی پوتی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور کی نواسی ہے۔

عزیزم مکرم چوہدری خالد مسعود صاحب مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات کے پوتے ہیں۔

اسی روز شام کو مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب کے گھر بیت الرحمٰن چک لالہ میں رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی محترم خان فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔

اگلے روز گجرات کے مقامی ہوٹل میں دعوت ولیمہ ہوئی مکرم امیر صاحب گجرات نے دعا کرائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ 1۔ آغا خان یونیورسٹی میڈیکل کالج اور سکول آف نرسنگ میں داخلے جنوری 2001ء کے آخر میں ہوں گے۔

2۔ LUMS لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنس لاہور) کے داخلے 25۔ جنوری کے بعد شروع ہوں گے (MBA پروگرام کے لئے)

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ = 2۔ اپریل 2001ء

GMAT دینے کی آخری تاریخ = 15۔ جون 2001ء

کلاس کا آغاز = 6۔ اگست 2001ء

MBA کے لئے 16 سالہ تعلیم یافتہ امیدوار کو ترجیح دی جائے گی' بیچلرز ڈگری والے (14 سالہ تعلیم) بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضور ایدہ اللہ کو باقاعدگی کے ساتھ دعا کا خط لکھئے

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 25 جنوری - غروب آفتاب: 5.38

☆ جمعہ 26 جنوری - طلوع فجر: 5-39

☆ جمعہ 26 جنوری - طلوع آفتاب: 7.04

تعلقات کے لئے سازگار ماحول چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاک بھارت اچھے تعلقات کے لئے سازگار ماحول بنتا جا رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کا عمل شروع ہو جانا چاہئے۔ جنرل پرویز مشرف نے کور کمانڈر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امن کا خواہاں ہے۔ بھارت مذاکرات کیلئے آگے بڑھے۔

کالا باغ ڈیم خوراک اور زراعت کے امور پر چیف ایگزیکٹو کے مشیر چوہدری شفیع نیاز نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم پر جلد اتفاق رائے ہونا چاہئے۔ پانی کی قلت کا معاملہ سیاسی کی بجائے تکنیکی پہلوؤں سے دیکھنا چاہئے۔

پاک بحریہ کی مشقیں پاکستانی بحریہ کی مشقیں ''سیز پاک 2001ء'' بحیرہ عرب میں شروع ہو گئی ہیں۔ کھلے سمندر میں ہونے والی ان مشقوں میں پاک بحریہ کی آبدوزیں۔ فریگیٹس جہاز بوٹس اور دوسرے جہاز حصہ لے رہے ہیں۔ ان مشقوں کی اہم بات یہ ہے کہ ان میں سعودی عرب کی شاہی بحریہ کے سات جہاز بھی شرکت کر رہے ہیں۔

30 سے 35 ہزار چھانٹیاں وفاقی وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پروفیسر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے کہا ہے کہ پی ٹی سی ایل میں سے 30 سے 35 ہزار چھانٹیاں ہوں گی۔ کچھ ملازمین کو مدت ملازمت ختم ہونے اور کچھ کو گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے نکالا جائے گا۔ چین کے تعاون سے پی ٹی سی ایل کو جدید بنایا جائے گا۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے فیسیں برابر لائیں۔ انٹرنیٹ کنکشن حکومتی اداروں کے برابر کئے جائیں۔ سائنس دانوں اور انجینئروں کی تنخواہوں کی نئی شرح کی منظوری دے دی گئی ہے جس کے تحت اب انہیں پیداوار اور صلاحیتوں کے عوض معاوضہ دیا جائے گا۔ پیکج کا مقصد ہنرمندوں کو باہر جانے سے روکنا ہے جبکہ پاکستان آنے والے سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

100 بچوں کو پڑھانا ہوگا حکومت پنجاب نے صحت و تعلیم میں آئندہ سے کسی بھی استاد اور ڈاکٹر کو بھرتی کرنے کے لئے 100 ناخواندہ بچوں کو تعلیم دینا لازمی قرار دیا ہے۔ جس کا جلد ہی نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا اس ضمن میں نوکری حاصل کرنے کے لئے ضلعی حکومتیں سرٹیفکیٹ جاری کریں گی۔

محصول چونگیاں بحال نہیں ہوں گی قومی تعمیر نو بیورو کے مشیر دانیال عزیز نے کہا ہے کہ محصول چونگیاں بحال نہیں ہوں گی۔ نیا بجٹ نئے مالیاتی نظام کے تحت تیار ہوگا۔ زرعی ٹیکس لگانے کا اختیار مقامی حکومتوں کو دیا جائے گا۔ صوبائی مالیاتی کمیشن بنیں گے۔ کسی بھی ضلع کی ترقی کے لئے رقم کی حد مقرر کر دی جائے گی۔

ریلوے کرایوں میں اضافہ نہیں ہوگا وفاقی وزیر مواصلات و ریلوے لیفٹیننٹ جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹ پالیسی کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ ریلوے کرایوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ پانچ کلومیٹر کے اندر ایک سے زائد ڈاکخانے بند کر دیئے جائیں گے۔ آئندہ ہائی وے کے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر کوئی بڑی سڑک تعمیر نہیں کی جائے گی۔ موٹروے کی آمدن سے اس کی مرمت کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو رہے۔

نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی کا آرڈیننس نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی قائم کرنے کا آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے۔ اتھارٹی چیئرمین اور 9۔ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ اتھارٹی خلاف ورزی کرنے پر کسی کے خلاف بھی مقدمہ کر سکے گی۔ اتھارٹی کا نمائندہ کسی بھی جگہ کا معائنہ کر سکے گا۔ ایٹمی یا تابکاری مواد رکھنے پر سات سال سزا ہوگی۔ اس کے لئے لائسنس رکھنا ضروری ہوگا۔

پاکستان اور تیونس کے مابین معاہدوں پر دستخط پاکستان اور تیونس نے امت مسلمہ کو درپیش مسائل چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے اسلامی ممالک کے درمیان یکجہتی اور تعاون کے فروغ پر زور دیتے ہوئے باہمی تجارتی اقتصادی اور ثقافتی تعلقات مزید مستحکم کرنے کے لئے ہر

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں

اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے

رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

فون نمبرز 211434-212434

ممکن اقدام کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں تیونس کے وزیر خارجہ حبیب یحیٰی نے صدر مملکت اور چیف ایگزیکٹو سے ملاقات کی ہے۔ پاکستان اور تیونس کے مابین تین معاہدوں پر دستخط کئے گئے۔ جنرل مشرف نے دورہ تیونس کی دعوت بھی قبول کر لی ہے۔

جمہوریت اور ملک خطرہ میں ہے سابق وزیراعظم

بےنظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت اور ملک خطرے میں ہے۔ تحریک چلائیں گے۔ جنرل مشرف وعدوں پر پورا نہیں اترے فوج کی واپسی تک پاکستان کے ناکام ریاست بننے کا خطرہ ہے۔ میزائلوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

میرے پھوپھی زاد بھائی چوہدری مصری نے کہا۔ کہ لگا ہوا سیشن میں اور کہتا ہے۔ کہ میں چھوٹ جاؤں گا۔ میں نے کہا کہ مجھے خدا کہہ رہا ہے۔ کہ تو چھوٹ جائے گا۔ اس کی بات غلط نہیں ہوتی۔ اس لئے میں چھوٹ جاؤں گا۔ چنانچہ سیشن جج نے مجھے بری کر دیا۔ اور باقی سات شخص جن پر مقدمہ تھا۔ وہ قید ہو گئے۔ اس کے بعد ملزموں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور بنچ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ کلارک ایک انگریز جج بھی ان میں تھا۔ وہ میرے والد صاحب چوہدری غریب ذیلدار سے واقف تھا۔ ان کے سامنے وکلاء نے بحث شروع کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ جس بنا پر چوہدری نظام الدین کو چھوڑا گیا ہے۔ وہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ صفائی کے گواہ سچے ہیں۔ اور استغاثہ کے گواہ جھوٹے ہیں۔ لہٰذا باقی ملزموں کو بھی چھوڑا جائے۔ جس پر جج نے کہا کہ میں سات سال ضلع لاہور ڈپٹی کمشنر رہا ہوں۔ اور چوہدری غریب ذیلدار کے خاندان کو خوب جانتا ہوں۔ استغاثہ کے گواہ سب سچے ہیں۔ اور صفائی کے گواہ سب جھوٹے ہیں۔ کیونکہ ملزمان کا سارا خاندان قریباً قید ہو گیا ہے۔ اس لئے بوٹا رام سیشن جج نے محض رحمدلی کر کے چوہدری صاحب کو چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ یہ خاندان نابود نہ ہو جائے۔ ورنہ ان کے رہا ہونے کی کوئی وجہ مسل میں موجود نہیں۔ اور میں اب بھی ان کو گرفتار کر سکتا ہوں۔ لیکن میں بھی ان پر رحمدلی کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپیل خارج ہوئی۔ ان کی قید بحال رہی۔

اور مجھے خدا تعالیٰ نے رہائی بخشی۔

(الحکم 21 جولائی 1938ء صفحہ 5-6)

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209

پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر۔ ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر

فون 7223347-7239347-7354873

1-لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

خوشخبری

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

مطبِ حمید

نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔

مینیجر **مطبِ حمید**

49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338

مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

بقیہ صفحہ 5

تعالیٰ قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

میجر صاحب مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے راولپنڈی میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ربوہ لے جایا گیا وہاں 6 اگست 2000ء کو بعد نماز فجر جنازہ ہوا اور تدفین عمل میں آئی۔

خاکسارہ عاجزانہ التماس کرتی ہے کہ میجر صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کریں اسی طرح دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسارہ اور تمام اہل خانہ کو اس ناقابل تلافی نقصان پر صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ آخر میں ان تمام بھائی بہنوں اور بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جو میرے شریک غم ہوئے۔ عاجزہ کے لئے فرداً فرداً جواب دینا میرے بس کی بات نہیں مجھے آپ سب کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں غمزدہ کو یاد رکھیں۔

CPL No. 61